

آیت چالیس — عدد اٹھائیس کی پوشیدہ تاریخ

حزقی ایل نمبر نو

Jeff Pippenger

2026-08-22

الہام کے مطابق، جب بات الہام کی آتی ہے، تو ”ہر حقیقت اپنی اہمیت رکھتی ہے“ اور ”ہر اصول اپنی اہمیت رکھتا ہے۔“

”بائبل میں وہ تمام اصول موجود ہیں جنہیں سمجھنا انسان کے لیے ضروری ہے، خواہ وہ اس زندگی کے لیے موزوں ٹھہرے یا آنے والی زندگی کے لیے۔ اور یہ اصول سب کے لیے قابل فہم ہیں۔ جو کوئی اس کی تعلیم کی قدر کرنے والی روح رکھتا ہو، وہ بائبل کا ایک بھی اقتباس پڑھے بغیر اس سے کوئی نہ کوئی مددگار خیال حاصل کیے نہیں رہ سکتا۔ لیکن بائبل کی سب سے قیمتی تعلیم اتفاقی یا غیر مربوط مطالعہ سے حاصل نہیں ہوتی۔ اس کا عظیم نظام حق اس طور پر پیش نہیں کیا گیا کہ جلدباز یا غافل قاری اسے پا لے۔ اس کے بہت سے خزانے سطح کے بہت نیچے پوشیدہ ہیں، اور انہیں صرف محنتی جستجو اور مسلسل کوشش ہی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ وہ حقائق جو اس عظیم کُل کی تشکیل کرتے ہیں، تلاش کیے جانے اور جمع کیے جانے چاہییں، ”تھوڑا یہاں، تھوڑا وہاں۔“ یسعیاہ 28:10

”جب اس طرح ان کی چہان بین کر کے انہیں یکجا کیا جائے گا، تو معلوم ہوگا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ کامل طور پر ہم آہنگ اور موزوں ہیں۔ ہر ایک انجیل دوسری انجیلوں کی تکمیل ہے، ہر ایک نبوت دوسری کی توضیح ہے، ہر ایک سچائی کسی دوسری سچائی کی نشوونما ہے۔ یہودی نظام عبادت کی تمثیلیں انجیل کے ذریعے واضح ہو جاتی ہیں۔ کلام خدا کے ہر اصول کا اپنا مقام ہے، ہر حقیقت کی اپنی دلالت ہے۔ اور یہ مکمل عمارت، اپنے نقشے اور اپنے نفاذ دونوں میں، اپنے مصنف کی گواہی دیتی ہے۔ ایسی عمارت کو نہ کوئی ذہن، سوائے لامحدود ہستی کے ذہن کے، تصور کر سکتا تھا اور نہ تشکیل دے سکتا تھا۔“ Education، 123

حقیقت حال یہ ہے کہ عبرانی تعبیر ”boqer“ boqer“ بائبل میں آٹھ مرتبہ پائی جاتی ہے۔ دانی ایل 8:14 کے سوا، جہاں اس کا ترجمہ ”days“ کیا گیا ہے، اسے ہمیشہ ”شام اور صبح“ کے طور پر ترجمہ کیا گیا ہے۔ الہام کے مطابق آیت چودھویں ہی ”faith“ faith کی ”pillar“ and central pillar ہے۔

وہ کلام مقدس جس نے دیگر سب آیات سے بڑھ کر ایمان ظہور ثانی کی بنیاد اور اس کا مرکزی ستون ہونے کا مقام رکھا تھا، یہ اعلان تھا: ”دو ہزار تین سو دنوں تک؛ پھر مقدس گاہ پاک کی جائے گی۔“ [409] The Great Controversy, 409 [8:14]

پس حقیقت یہ ہے کہ اس آیت میں ”دن“ سات مرتبہ استعمال ہونے والے اُس عبرانی اظہار کا آٹھواں موقع ہے۔ اور کنگ جیمز نسخہ کے مترجمین کی خدا کی نبوی راہنمائی کا کتاب مقدس میں پایا جانے والا یہ مظہر قصداً اُس آیت میں، جو آٹھویں باب کے دو رویاؤں میں سے ایک کی نمائندگی کرتی ہے، سات میں سے آٹھویں کے بائبل معنی کو باہم مربوط کرتا ہے۔ آٹھویں باب میں ”رویا“ کے طور پر ترجمہ کیے گئے الفاظ میں سے ایک عبرانی لفظ ”chazon“ ہے، اور دوسرا ”mareh“۔ ”Mareh“ کے معنی ظہور کے ہیں، اور ”mareh“ رويا خدا کے نبوی کلام میں مسیح کے ظہور کی رويا ہے۔ دانی ایل 8:14 کی ”mareh“ رويا یہ متعین کرتی ہے کہ مسیح کو ظاہر ہونا تھا اور 22 اکتوبر 1844 کو اچانک اپنے پیکل میں آنا تھا۔ یہ تمام حقائق واقعی حقائق ہیں، اور ان کا تعلق اُس آیت سے ہے جو مرکزی ستون ہے، اور مرکزی ستون کوئی عقیدہ یا ایسی پیشین گوئی نہیں ہے جو 22 اکتوبر 1844 کو پوری ہوئی ہو؛ حقیقت یہ ہے کہ وہ آیت مسیح ہے، یعنی مرکزی ستون۔

"اسی مایوسی کی حالت میں مجھے ایک خواب آیا جس نے میرے ذہن پر گہرا اثر چھوڑا۔ میں نے خواب میں ایک ہیکل دیکھی، جس کی طرف بہت سے لوگ امڈے چلے آ رہے تھے۔ جب زمانہ اختتام کو پہنچے گا تو صرف وہی لوگ بچائے جائیں گے جو اس ہیکل میں پناہ لیں گے؛ اور جو سب اس کے باہر رہ جائیں گے وہ ہمیشہ کے لیے ہلاک ہو جائیں گے۔ باہر کی بھیڑیں، جو اپنی اپنی راہوں میں لگی ہوئی تھیں، ان لوگوں کا تمسخر اڑاتی اور ان کا مذاق بناتی تھیں جو ہیکل میں داخل ہو رہے تھے، اور ان سے کہتی تھیں کہ سلامتی کا یہ منصوبہ ایک عیارانہ فریب ہے، اور حقیقت میں کوئی خطرہ سرے سے ہے ہی نہیں جس سے بچا جائے۔ انہوں نے بعض کو تو پکڑ بھی لیا تاکہ انہیں فصیل کے اندر جلدی داخل ہونے سے روکیں۔"

"تمسخر کا نشانہ بنائے جانے کے خوف سے میں نے یہی مناسب سمجھا کہ اُس وقت تک انتظار کروں جب تک ہجوم منتشر نہ ہو جائے، یا جب تک میں ان کی نگاہوں سے اوجھل ریتے ہوئے اندر داخل نہ ہو سکوں۔ لیکن تعداد گھٹنے کے بجائے بڑھتی گئی، اور اس خوف سے کہ کہیں بہت دیر نہ ہو جائے، میں جلدی سے اپنے گھر سے نکل آئی اور ہجوم کو چیرتی ہوئی آگے بڑھی۔ ہیکل تک پہنچنے کی اپنی بے چینی میں نہ تو میں نے اپنے گرد جمع ہونے والے مجمع پر غور کیا، اور نہ اُس کی پروا کی۔"

"عمارت میں داخل ہوتے ہی میں نے دیکھا کہ وہ وسیع ہیکل ایک نہایت عظیم ستون پر قائم تھا، اور اسی کے ساتھ ایک برہ باندھا ہوا تھا، جو سراسر زخمی اور خون آلودہ تھا۔ ہم جو وہاں موجود تھے، گویا جانتے تھے کہ یہ برہ ہماری خاطر چاک اور مجروح کیا گیا تھا۔ جو کوئی ہیکل میں داخل ہوتا، اس کے لیے لازم تھا کہ پہلے اس کے سامنے آ کر اپنے گناہوں کا اقرار کرے۔ برہ کے عین سامنے بلند نشستیں تھیں، جن پر ایک جماعت بیٹھی تھی جو نہایت شادمان معلوم ہوتی تھی۔ آسمان کا نور ان کے چہروں پر چمکتا ہوا معلوم ہوتا تھا، اور وہ خدا کی حمد کرتے اور مسرت آمیز شکرگزاری کے نغمے گاتے تھے، جو فرشتوں کی موسیقی کی مانند معلوم ہوتے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو برہ کے حضور آئے تھے، اپنے گناہوں کا اقرار کیا تھا، معافی پائی تھی، اور اب کسی خوش کن واقعہ کے مسرور انتظار میں تھے۔"

"عمارت میں داخل ہو جانے کے بعد بھی مجھ پر خوف طاری ہو گیا، اور ندامت کا ایسا احساس پیدا ہوا کہ مجھے ان لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو فروتن کرنا ہے؛ لیکن مجھے یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا آگے بڑھنے پر مجبور کیا جا رہا ہوں، اور میں برہ کے سامنے ہونے کے لیے ستون کے گرد آہستہ آہستہ اپنا راستہ بنا ہی رہا تھا کہ ایک نرسنگا بجا، ہیکل لرز اٹھا، جمع شدہ مقدسین میں سے فتح کے نعرے بلند ہوئے، ایک ہیبت ناک درخشانی نے عمارت کو منور کر دیا، پھر سب کچھ شدید تاریکی میں ڈوب گیا۔ وہ سب خوش لوگ اُس درخشانی کے ساتھ ہی غائب ہو گئے، اور میں رات کی خاموش ہیبت میں اکیلا رہ گیا۔"

"میں شدید ذہنی کرب میں بیدار ہوئی، اور بمشکل اپنے آپ کو اس بات پر قائل کر سکی کہ میں خواب دیکھ رہی تھی۔ مجھے یوں معلوم ہوتا تھا کہ میری تقدیر مقرر ہو چکی ہے؛ کہ خداوند کی روح مجھے چھوڑ چکی ہے، اور پھر کبھی واپس نہ آئے گی۔" Experience and Teachings, 24, 25.

اب اب ہم اس بات میں آزمائے جا رہے ہیں کہ آیا ہم ہیکل میں داخل ہوں گے اور اس کے بعد اپنے گناہوں کا اقرار کر کے اُس کی راستبازی بخشنے والی برکت حاصل کریں گے۔ ہیکل میں داخل ہونے کی یہ آخری پکار رکاوٹوں سے گھری ہوئی ہے تاکہ ہمارے انفرادی داخلے کو روکا جائے، لیکن اگر ہم اب تذبذب کریں، تو ہم رات کے خاموش ہول میں تنہا چھوڑ دیے جائیں گے۔" لیکن میرا مقصود صرف یہی نہیں ہے۔

اس نہایت اہم آیت پر قصداً زور دیا گیا، اس امتیاز کو شامل کرنے کے ذریعہ جو لفظ "days" میں پایا جاتا ہے؛ اور یہ اپنے ساتھ وہ نبوتی معما رکھتا ہے کہ آٹھ سات میں سے ہے، جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کے مہر کیے جانے کے زمانہ میں پہیوں میں سے ایک ہے۔ مہر کیے جانے کے عرصہ میں، بائبل نبوت کی چھٹی مملکت کے پروٹسٹنٹ سینگ اور ریپبلکن سینگ دونوں اُس معما کو پورا کریں گے کہ آٹھ سات میں سے

۱۹۸۹ میں وقتِ آخر سے لے کر آٹھ صدور میں سے، ٹرمپ چھٹی مملکت کا چھٹا بادشاہ بنا، اور جب اُس نے اپنی دوسری مدت جیت لی تو وہ اٹھواں بن گیا جو سات میں سے ہے۔ سنہ ۳۱۳ میں میلان کے فرمان کو دہرائے جانے کے ضمن میں ریاستہائے متحدہ کے اقدام میں، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی لودکیائی تحریک، ایک لاکھ چوالیس ہزار ہی کی فلادلفیائی تحریک بن جائے گی۔ مہر کیے جانے کا زمانہ اتوار کے قانون پر اختتام کو پہنچتا ہے جہاں پاپائیت کا جان لیوا زخم شفا پاتا ہے، اور یوں وہ مکاشفہ سترہ کے معما کو پورا کرتی ہے بطور اُس اٹھویں کے جو سات میں سے ہے۔ ایک حقیقت، جو ایک عبرانی فقرہ میں ظاہر کی گئی ہے، بطور ایک انگریزی لفظ؛ اُس آیت کو جو عدالت کے کھلنے کی شناخت کرتی ہے، اُس آیت میں لے آتی ہے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کے مہر کیے جانے کے زمانہ میں عدالت کے اختتام کی شناخت کرتی ہے۔

ہر حقیقت اپنی جگہ رکھتی ہے، اور نئے عہد نامہ میں صرف ایک ہی ایسی تعبیر پائی جاتی ہے جہاں ایک 'عدد' کی عددی ترکیب کسی دوسرے 'عدد' سے ضرب دی گئی ہو، اور پرانے عہد نامہ میں صرف دو۔ 'عددی ترکیب' کا الفا کتاب پیدائش میں ہے۔

اگر قارئین کا انتقام سات گنا لیا جائے، تو یقیناً لامک کا ستتر گنا۔ پیدائش 4:24۔

اومیگا کی "عددی ساخت" متی میں ہے۔

تب پطرس اُس کے پاس آیا اور عرض کیا، اے خداوند، اگر میرا بھائی میرا قصور کرے تو میں اُسے کتنی بار معاف کروں؟ کیا سات بار تک؟ یسوع نے اُس سے فرمایا، میں تجھ سے یہ نہیں کہتا کہ سات بار تک، بلکہ ستر مرتبہ سات بار تک۔ متی 18:21، 22۔

یہ اقتباسات بائبل میں پہلی اور آخری مرتبہ کی نمائندگی کرتے ہیں جہاں کسی عدد کو دوسرے عدد کے ساتھ ضرب دیا جانا متعین طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اعداد تو بہت سے ہیں، لیکن پیدائش کے الفا اور متی کے اومیگا ایک ہی عددی ساخت کے حامل ہیں، اور وہی دو اعداد، یعنی 'سات' اور 'ستر'، استعمال کرتے ہیں۔

الفا اور اومیگا کے درمیان؛ درمیانی، اور واحد دوسری جگہ جہاں یہ عددی ساخت پائی جاتی ہے، احبار پچیس میں ہے۔ وہاں یہ دو اعداد 'سات' اور 'ستر' نہیں، بلکہ 'سات ضرب سات برس' ہیں۔

اور تُو اپنے لیے سالوں کے سات سبت گئے، یعنی سات مرتبہ سات سال؛ اور سالوں کے ان سات سبتوں کی مدت تیرے لیے اُنچاس سال ہو۔ احبار 25:8۔

درمیانی عددی ساخت ایک بار پھر عدد 'سات' کو استعمال کرتی ہے، لیکن عدد 'ستر' کو نہیں۔ جس مقام پر یہ واقع ہے، اس عبارت میں فرمانبرداری کے لیے برکت بھی ہے، اور نافرمانی کے لیے لعنت بھی۔ غلاموں کی آزادی اور زمین کی بحالی کی برکات کا تقابل 'سات گنا' کی لعنت کے ساتھ کیا گیا ہے، جس کا ذکر احبار کے چھبیسویں باب میں چار مرتبہ آیا ہے۔ برکت میں ان برسوں کے دوران خداوند کی روزی رسانی شامل تھی جن میں زمین آرام کرتی تھی، اور یوبیل کے سال میں دوہری برکت بھی؛ اور چھبیسویں باب کی لعنت ان دو ابواب کی عہدنامہ جاتی تنبیہ میں اس کا مقابل ہے۔

درمیانی عددی ساخت لاویین 25:8 میں ظاہر ہوتی ہے ("سات بار سات برس")۔ یہ فوراً لاویین 26 کی چار گنا "سات بار" والی سزا کے ساتھ مربوط کی گئی ہے۔ پس، درمیانی عددی ساخت برکت اور لعنت دونوں کی نمائندگی کرتی ہے، اور یوں کتاب لاویین میں ایک دوہری گواہی قائم کرتی ہے۔ یوبیل کی برکت یا لعنت میں سے کسی ایک کی یہ عددی ساخت لامک کے حکم عدالت اور یسوع کی طرف سے مہلت آزمائش کی حد کی تعیین کے درمیان رکھی گئی ہے۔ یہ تینوں مل کر ایک ایسی حد مہلت کی نشان دہی کرتے ہیں جو اپنے اختتام پر ایک ایسے طبقہ کو ظاہر کرے گی جو مبارک ہے اور ایک ایسے

طبقہ کو بھی جو ملعون ہے۔ الفا اور اومیگا، جو پہلے اور تیسرے فرشتے کے پیغامات کی نمائندگی کرتے ہیں، چار سو نوے کو مہلت آزمائش کے وقت کی علامت کے طور پر متعین کرتے ہیں۔ جب اسے یوبیل کی لعنت یا برکت کے ساتھ ملایا جاتا ہے، تو یہ حقائق اُس وقت نہایت اہم ہو جاتے ہیں جب ہم حزقی ایل باب ایک آیت ایک کے اُس مطالعہ کے قریب پہنچتے ہیں جو حزقی ایل کو سترھویں یوبیل کے چکر کے تیسویں سال میں رکھتی ہے۔

وہ یوبیلی چکر 22 اکتوبر 573 ق م کو ختم ہوا، اور اس نے نہ صرف 22 اکتوبر 1844 کی تمثیل پیش کی بلکہ عنقریب آنے والے سنڈے لا کی بھی۔ ہم اب 2026 میں ہیں، جو سترھویں یوبیلی چکر کا سینتالیسواں سال ہے۔ اس یوبیلی چکر کی تمثیل 'سترھویں' یوبیلی چکر کرنے کی ہے، جب حزقی ایل تیسویں سال میں کھڑا تھا۔ وہ ہیکل میں کھڑا تھا، اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کا نمائندہ تھا، جو ایمان کے وسیلہ سے عدالت کے اختتام پر اقدس الاقداس میں داخل ہو چکے ہیں، جیسا کہ 22 اکتوبر 1844 کے بعد وفاداروں نے کیا تھا۔ باب اول آیت اول میں نبوتی تاریخ کے اندر حزقی ایل کہاں کھڑا ہے، اس "حقیقت" کو نظر انداز کرنا اپنے "سمت سفر" کو کھو دینا ہے۔

دریائے خابور کے کنارے عطا کی گئی خداوند کے جلال کی رؤیت کرنے کے بعد، حزقی ایل خاک میں پست کر دیا جاتا ہے، جیسا کہ دانی ایل، یسعیاہ اور یوحنا کے ساتھ ہوا۔ پھر یہ چاروں مثالیں اُن لوگوں کے مسح کے عناصر فراہم کرتی ہیں جنہیں اُس کلیسیا کو پیغام دینا ہے جو نہ دیکھ گیا اور نہ سنے گی۔

حزقی ایل کی کتاب میں یروشلم کے بارے میں چھ تاریخیں مذکور ہیں۔ ہم اس سے پہلے پہلی اور آخری تاریخ پر گفتگو کر چکے ہیں جو باب اول، آیت 1 اور 2 میں، اور پھر باب چالیس، آیت 1 میں پائی جاتی ہیں۔ میں باب آٹھ، آیت 1 میں مذکور دوسری تاریخ پر بھی گفتگو کر چکا ہوں، لیکن صرف اس کی علامتی نمائندگی کے اعتبار سے، نہ کہ محاصرہ یروشلم اور اس کی تباہی کے ساتھ اس کے تعلق کے تعین کے طور پر؛ حالانکہ پوری کتاب اسی محور کے گرد گھومتی ہے۔ یروشلم 586/585 قبل مسیح کے آخر میں تباہ ہوا۔ اور حزقی ایل 33:21 میں ایک مفرور یروشلم کے سقوط کی خبر لے کر پہنچتا ہے۔

اور ہماری اسیری کے بارھویں سال، دسویں مہینے کی پانچویں تاریخ کو یوں ہوا کہ یروشلم سے ایک جان بچا کر نکل آنے والا میرے پاس آیا اور کہنے لگا، شہر کو مارا گیا ہے۔ اور اُس کے آنے سے پیشتر، شام کے وقت خداوند کا ہاتھ مجھ پر تھا؛ اور اُس نے میرا منہ کھول دیا، یہاں تک کہ جب وہ صبح کو میرے پاس آیا تو میرا منہ کھلا ہوا تھا، اور میں پھر گونگا نہ رہا۔ حزقی ایل 33:21، 22۔

بارھویں سال میں شہر کو مارا گیا، اور اُس کے بعد حزقی ایل اپنی مرضی سے کلام کرنے کے لیے آزاد ہو گیا۔ حزقی ایل کے آٹھویں باب کا رویا چھٹے سال میں تھا، یوں تقریباً چھ سال پہلے جب شہر کو مارا گیا۔

اور چھٹے سال، چھٹے مہینے کی پانچویں تاریخ کو یوں ہوا کہ جب میں اپنے گھر میں بیٹھا تھا اور یہوداہ کے بزرگ میرے سامنے بیٹھے تھے، تو وہاں خداوند خدا کا ہاتھ مجھ پر نازل ہوا۔ حزقی ایل 8:1۔

اگلے سال، جو ساتواں سال تھا، بزرگ خداوند سے دریافت کرنے کے لیے حزقی ایل کے پاس آئے۔

اور ساتویں سال، پانچویں مہینے کی دسویں تاریخ کو ایسا ہوا کہ اسرائیل کے بعض بزرگ خداوند سے دریافت کرنے کے لیے آئے، اور میرے سامنے بیٹھ گئے۔ حزقی ایل 20:1۔

پھر نویں سال میں، ڈیڑھ سالہ محاصرہ شروع ہوا۔

پھر نویں سال میں، دسویں مہینے کی دسویں تاریخ کو، خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہ، اے آدم زاد، اس دن کا نام، یعنی اسی دن کا نام، اپنے لیے لکھ لے؛ بابل کے بادشاہ نے اسی دن یروشلم کے خلاف اپنا محاصرہ قائم کیا۔ حزقی ایل 24:1، 2۔

ان تاریخوں میں سے ہر ایک اخیر ایام کے مخصوص نشانات کی نمائندگی کرتی ہے، کیونکہ پولس کہتا ہے کہ قدیم اسرائیل ان لوگوں کے لیے ایک نمونہ ہے جو دنیا کے اختتام پر زندگی بسر کرتے ہیں۔

اور یہ سب کچھ اُن پر بطور نمونہ واقع ہوا، اور ہماری تنبیہ کے لیے لکھا گیا، جن پر زمانوں کے آخری ادوار آ پہنچے ہیں۔ پس جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ قائم ہے، خیردار رہے کہ کہیں گر نہ پڑے۔ 1 کرتھیوں 10:11، 12۔

یروشلم سے متعلق تمام چھ تاریخیں باب ایک کی آیت ایک میں مذکور پہلی تاریخ اور باب چالیس کی آیت ایک میں پائی جانے والی آخری تاریخ کے درمیان واقع ہوتی ہیں۔ یہ دونوں تاریخیں باب ایک کے پانچویں سال کی نشان دہی کرتی ہیں، جو 592 قبل مسیح تھا، اور باب چالیس کے پچیسویں سال کی، جو 573 قبل مسیح تھا۔ سطر بہ سطر کی سطح پر حزقی ایل کے پاس مصر کے لیے ایک سطر ہے، جس میں صور کا حوالہ بھی شامل ہے، اور یروشلم کے لیے ایک سطر ہے۔ مصر کی سطر میں سات براہ راست رہنما نشانیاں ہیں (جب صور کو شامل کیا جائے)، اور یروشلم کی سطر میں چھ ہیں۔ ان دو سطروں کے ساتھ یوسیاہ کی سطر اور سترہواں یوبیلی چکر بھی ہے۔ تاہم وہ سطر جو کسی براہ راست تاریخ کے بغیر پیش کی گئی ہے، باب چار میں پائی جاتی ہے، اور باب چار کی سطر ان کئی پہیوں میں سے بعض کی حامل ہے جنہیں حزقی ایل نے اُس وقت دیکھا جب اُس نے اقدس الاقداس میں نگاہ کی۔ نیز یہ کئی علامتی صداقتوں سے بھی معمور ہے۔

430

عدد چار سو تیس ابدی عہد کی نمائندگی کرتا ہے، اور باب چار میں حزقی ایل کو خداوند کی طرف سے ایک زندہ تمثیل کے طور پر استعمال کیا گیا ہے، ایک ایسی تمثیل جس میں عدد چار سو تیس شامل ہے۔

اور اے آدم زاد، تو اپنے لیے ایک اینٹ لے، اور اسے اپنے سامنے رکھ، اور اس پر شہر کی صورت کھینچ، یعنی یروشلم کی۔ اور اُس کے خلاف محاصرہ قائم کر، اور اُس کے مقابل ایک قلعہ بنا، اور اُس کے خلاف دمدّمہ باندھ؛ اُس کے خلاف لشکر بھی بٹھا، اور اُس کے گرداگرد منجیقیں قائم کر۔ پھر تو اپنے لیے ایک لوہے کی تاوی لے، اور اسے اپنے اور شہر کے درمیان لوہے کی دیوار کے طور پر کھڑا کر؛ اور اپنا رخ اُس کی طرف کر، اور وہ محصور ہوگا، اور تو اُس کا محاصرہ کرے گا۔ یہ اسرائیل کے گھرانے کے لیے ایک نشان ہوگا۔ پھر تو اپنی پائیں کروٹ پر لیٹ، اور اسرائیل کے گھرانے کی بدکرداری اُس پر رکھ؛ جتنے دن تو اُس پر لیٹا رہے گا اتنے ہی دن تو اُن کی بدکرداری اُٹھائے رہے گا۔ کیونکہ میں نے اُن کی بدکرداری کے سالوں کو دنوں کی تعداد کے مطابق تجھ پر رکھ دیا ہے، یعنی تین سو نوے دن؛ سو تو اسرائیل کے گھرانے کی بدکرداری اُٹھائے رہے گا۔ اور جب تو انہیں پورا کر چکے، تو پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ، اور یہوداہ کے گھرانے کی بدکرداری چالیس دن اُٹھائے رہ؛ میں نے تیرے لیے ہر ایک دن ایک سال کے برابر مقرر کیا ہے۔ پس تو اپنا رخ یروشلم کے محاصرے کی طرف کر، اور تیرا بازو برہنہ ہو، اور تو اُس کے خلاف نبوت کر۔ اور دیکھ، میں تجھ پر بندھن ڈالوں گا، اور تو ایک کروٹ سے دوسری کروٹ پر نہ پھرے گا، جب تک تو اپنے محاصرے کے دن پورے نہ کر لے۔ حزقی ایل 8-4:1۔

حزقی ایل کی طرف سے یروشلم کے محاصرے کی جو تمثیل پیش کی گئی ہے، وہ ایک "نشان" ہے، بالکل اسی طرح جیسے سن 66 میں سیسٹینس کی طرف سے یروشلم پر لایا گیا محاصرہ تھا۔ یسوع کے یروشلم کی تباہی کی نشان دہی کرنے پر تبصرہ کرتے ہوئے، سسٹر وائٹ ہمیں آگاہ کرتی ہیں کہ یروشلم کی تباہی کی "براہ راست" تکمیل آخری ایام میں ہے۔ دو گواہوں پر آنے والی تباہی کے نشان، جن کی نمائندگی نبوکدنضر اور سیسٹینس کرتے ہیں، یہ ظاہر کرتے ہیں کہ محاصرے کا نشان، قریب آتی ہوئی اتوار کے قانون کا نشان ہے۔

ایک دن ایک سال کے لیے

جس اقتباس پر ہم غور کر رہے ہیں، اُس کے اندر ہم پہلی اور دوسری فرشتے کے پیغامات کی بنیادی تحریک میں ویلیم ملر کے نبوی تفسیر کے اولین اصول کے لیے آخری کتاب مقدس حوالہ بھی دیکھتے ہیں۔ دن کے بدلے ایک سال کے اصول کا الفا بھی ایک اومیگا علامت تھا، کیونکہ دن کے بدلے ایک سال کا اصول کتاب گنتی میں دسویں اور آخری آزمائش کے طور پر پیش کیا گیا تھا، جس میں اسرائیل ناکام ہوا، اور اسی سبب اُس نے بیابان میں اپنی موت کو، چالیس برس کی صحرانوردی کے دوران، اپنے اوپر لے آیا۔

اور تمہاری اولاد چالیس برس تک بیابان میں آوارہ پھرے گی، اور تمہاری زناکاریوں کا بوجھ اٹھائے رہے گی، یہاں تک کہ تمہاری لاشیں بیابان میں فنا ہو جائیں۔ جن دنوں میں تم نے اس ملک کی جاسوسی کی، یعنی چالیس دن، ان کی گنتی کے مطابق، ہر دن کے بدلے ایک سال، تم اپنی بدکرداریوں کا بوجھ اٹھاؤ گے، یعنی چالیس برس، اور تم میری وعدہ شکنی کو جانو گے۔ میں خداوند نے کہا ہے؛ میں یقیناً یہ سب کچھ اس ساری بد جماعت کے ساتھ کروں گا، جو میرے خلاف اگٹھی ہوئی ہے: اسی بیابان میں وہ فنا کی جائے گی، اور وہیں مر جائے گی۔ گنتی 33:14-35۔

یہ نبوتی مضمرات کہ ایک دن برابر ایک سال کا اصول دس مراحل پر مشتمل آزمائشی عمل کی آخری بغاوت میں، جو بحرِ قلزم کے عبور سے شروع ہوا، متعین کیا گیا ہے، اور یہ کہ یہی اصول پھر دوبارہ اُس وقت اعلان کیا جاتا ہے جب یروشلم کا محاصرہ کیا جانا اور اسے تباہ کیا جانا مقصود ہو، ان سب کو اُس عبارت میں، جس پر ہم غور کر رہے ہیں، سمجھنا اور لاگو کرنا لازم ہے؛ اسی طرح اس امر کی اہمیت بھی کہ ”محاصرہ“ ہی ”نشان“ ہے۔

تاریخ کی وہ لکیر جو یروشلم کے ”محاصرہ“ کو بطور نشان استعمال کرنے پر یکجا ہوتی ہے، اس کی پہچان ضروری ہے، کیونکہ وہ گویا ایک ”دھری“ بن جاتی ہے، اور استعارۃً محاصرہ کا نشان بہت سی تیلیوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ محاصرہ کا نشان غالباً حزقی ایل میں سب سے اہم عبارت ہے، اور یہی نشان یہوداہ کے قبیلہ کے شیر کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ اُس چیز میں سے کمال برآمد کرے جو ابتدا میں حزقی ایل کو انتشار معلوم ہوئی تھی۔ محاصرہ کے ”نشان“، ایک دن کے بدلے ایک سال کے اصول، اور وہ نبوی خطوط جو محاصرہ کے ذریعہ یکجا ہوتے ہیں، انہیں اُس سیاق میں غور کرنا چاہیے کہ چار سو تیس ابدی عہد کی نمائندگی کرتا ہے۔

عہد

اور اُس نے ابرام سے کہا، یقین جان کہ تیری نسل اُس سرزمین میں، جو اُن کی نہ ہوگی، پردیسی رہے گی، اور وہ اُن کی خدمت کریں گے؛ اور وہ انہیں چار سو برس تک ستائیں گے۔ پیدائش 15:13۔

خداوند نے ابراہام کے ساتھ عہد ایک سہ مرحلہ عمل میں قائم کیا، اور ان تین مراحل میں سے پہلے مرحلے میں یہ نبوت شامل تھی کہ ابراہام کی نسل مصر میں چار سو برس تک اسیر رہے گی۔ دوسرے مرحلے میں ابراہام کو ختنہ کی رسم دی گئی، اور تیسرے مرحلے میں کوہِ موریہ پر اسحاق کی قربانی تھی۔ چار سو برس ان تین مراحل کے الفا میں متعین کیے گئے جنہیں خداوند نے ایک برگزیدہ قوم کو برپا کرنے اور اس کے ساتھ عہد میں داخل ہونے کے لیے اختیار کیا۔ وہ برگزیدہ عہدی قوم سن 34 میں استیفنس کو سنگسار کیے جانے کے وقت خدا سے طلاق یافتہ ہوئی، اور اس کے بعد پولس، جو غیر قوموں کے لیے برگزیدہ رسول تھا، نے ان چار سو برسوں کو—چار سو تیس برس—قرار دیا۔

اور میں یہ کہتا ہوں کہ وہ عہد، جیسے خدا نے مسیح میں پہلے سے قائم کیا تھا، اُس شریعت کے ذریعہ، جو چار سو تیس برس بعد آئی، منسوخ نہیں کیا جا سکتا، تاکہ وعدہ بے اثر ہو جائے۔ پیدائش 3:17۔

جو عدد عہد کی نمائندگی کرتا ہے وہ چار سو تیس ہے، لیکن ابرام اور ساؤل کے دو گواہ، جن کے نام بالترتیب ابراہیم اور پولس میں بدل دیے گئے، دو جداگانہ ادوار کی نشان دہی کرتے ہیں جو مل کر چار سو تیس کی کامل تعداد بناتے ہیں۔ جب خدا کسی جان کا نام بدلتا ہے تو یہ اس جان اور خدا کے درمیان عہدی تعلق کی علامت ہوتا ہے۔ پس چار سو تیس سال ایک ایسی مجموعی مقدار ہے جو دو ممتاز اعداد کے جمع سے پیدا ہوتی ہے، جیسا کہ ابراہیم کے چار سو اور پولس کے تیس کے اضافہ کے ساتھ۔ حزقی ایل تین سو نوے دن اپنی بائیں کروٹ پر لیٹا رہا، اور پھر چالیس دن اپنی دائیں کروٹ پر؛ یوں دو اعداد کی نشان دہی ہوئی جن کا مجموعہ چار سو تیس ہے۔

پیدائش کے گیارہویں باب میں موت کے اُس عہد کا ذکر، جو طوفان کے فوراً بعد نمرود کی بغاوت کے وسیلہ سے قائم ہوا، دو عہدوں کے درمیان امتیاز کو واضح کرتا ہے۔ بابل کے برج کے اجزاء ایک شیطانی "اپنے آپ کو بچاؤ" عہدی قوم کی گواہی دیتے ہیں، جس پر عدالت ہونا اور جسے پراگندہ کیا جانا تھا۔ اسی باب میں عبرانیوں کے نسب نامے کا آغاز عبیر کی پیدائش سے ہوتا ہے، جو ایک برگزیدہ قوم کے آغاز کی علامت ہے تاکہ وہ نمرود کے عہد موت کے برعکس، عہد حیات کی نمائندگی کرے۔

اور عابر چونتیس برس جیا، اور اُس سے فالج پیدا ہوا۔ اور عابر فالج کے پیدا ہونے کے بعد چار سو تیس برس جیا، اور اُس سے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ اور فالج تیس برس جیا، اور اُس سے رعو پیدا ہوا۔ پیدائش 11:16-18۔

پیدائش کے دسویں باب میں عابر اور فالج کا پہلی بار ذکر آتا ہے۔

اور عابر کے ہاں دو بیٹے پیدا ہوئے: ایک کا نام فلج تھا، کیونکہ اُس کے ایام میں زمین تقسیم کی گئی؛ اور اُس کے بھائی کا نام یقطان تھا۔ پیدائش 10:25۔

فالج کے معنی تقسیم یا جدا ہونا ہیں، اور فالج کے ایام میں عہد کے لوگوں کی دو جماعتوں کی تقسیم، بابل کے برج کی تاریخ اور نمرود کی بغاوت سے نمایاں ہوتی ہے۔ عابر چار سو چونتیس برس زندہ رہا، لیکن فالج (تقسیم) کی پیدائش کے بعد وہ چار سو تیس برس زندہ رہا۔ ہر حقیقت اپنی دلالت رکھتی ہے، اور چار سو تیس وہ عدد ہے جسے پولس ابراہیم کے عہدی نبوت کے ساتھ منسوب کرتا ہے۔ اگرچہ چار سو تیس کا عدد فالج کی پیدائش کے بعد عابر کی زندگی کے ساتھ مربوط ہے، تاہم اس کی زندگی کے ابتدائی چونتیس برسوں کو "چار اور تیس برس" کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جو ظاہر ہے چونتیس برس ہی ہیں، لیکن ان چونتیس برسوں کے سادہ بیان میں یہ "چار" اور "تیس" (430) پڑھا جاتا ہے۔ پھر چار سو تیس آئے، پھر فالج کی زندگی کا پہلا بیان "تیس" ہے۔

عبر نام "Hebrew" کی جڑ ہے، اور یہ عبرانیوں کا پہلا ذکر ہے، جو عہد کے برگزیدہ لوگ ہونے والے تھے۔ عبر کے معنی ہیں "پار گزرنا"؛ لہذا یہ عہدی قوم کی تمثیل کرتا ہے جو زمین سے نئی زمین کی طرف پار گزرتی ہے، جیسا کہ ابراہیم کی اولاد نے بحر قلزم کو پار کر کے موعودہ سرزمین میں داخل ہوتے وقت کیا۔ چالیس سالہ بیابان کی آوارہ گردی نے اس پار گزرنے میں رکاوٹ ڈالی، لیکن چالیس برس کے اختتام پر انہوں نے یردن کو پار کر کے موعودہ سرزمین میں داخلہ کیا، یوں یہ خدا کے لوگوں کے آخری پار گزرنے کی تمثیل بنتا ہے۔ فلج اُس تاریخ کی نمائندگی کرتا ہے جب نوع انسان کی تقسیم پہلی بار دو عہدی اقوام میں نمرود کے برج پر واقع ہوئی۔ نمرود کے عہد موت کی علامت پریشانی زبان ہے، اور عبرانی عہد حیات کی علامت فلج کے ذریعہ ظاہر کی گئی تقسیم سے پیشتر عبر کی زندگی کے چار سو تیس برس ہیں۔ فلج کا نام ایک علامتی عددی حقیقت کی بھی نشاندہی کرتا ہے، کیونکہ عبر کے چار سو تیس برس دو اعداد میں منقسم ہوتے ہیں، اور فلج عدد تیس کے ساتھ چار سو کے امتیاز کی نمائندگی کرتا ہے۔

چار سو تیس کے دو حصے ہیں۔ ابراہیم کے عہد کے چار سو سال، اور ان کے ساتھ وہ اضافی تیس سال جن کی نشان دہی پولس نے کی۔ معرفت میں وہ اضافہ جو خدا کے لوگوں کی آخری بیداری کو برپا کرتا ہے، دانی ایل باب بارہ میں ظاہر کیا گیا ہے، جہاں ابدی عہد کی دو حصوں پر مشتمل علامت کو خاص طور پر متعین کیا گیا ہے، اور اسے آیات 9/11 میں پیش کیا گیا ہے۔

اور اُس نے کہا، اے دانی ایل، اپنی راہ لے: کیونکہ یہ باتیں آخری وقت تک بند اور مہر کی ہوئی رہیں گی۔ بہت سے لوگ پاک کیے جائیں گے، اور سفید بنائے جائیں گے، اور آزمائے جائیں گے؛ لیکن شریر بدکرداری کرتے رہیں گے: اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا؛ لیکن دانا سمجھیں گے۔ اور اُس وقت سے جب دائمی قربانی موقوف کی جائے گی، اور وہ مکروہ چیز جو ویرانی پیدا کرتی ہے قائم کی جائے گی، ایک ہزار دو سو نوے دن ہوں گے۔ دانی ایل 12:9-11۔

آخری مہر کشائی، جو آیت دس میں مذکور تین مرحلہ وار آزمائشی عمل کو پیدا کرتی ہے، جیسے "پاک کیے جائیں گے، اور سفید کیے جائیں گے، اور آزمائے جائیں گے" کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے، بارہ سو نوے برسوں کے ساتھ مربوط ہے۔ اس آیت کی علمبردارانہ فہم یہ ہے کہ 508 میں بت پرستی کی مزاحمت کے ہٹائے جانے سے ایک تیس سالہ عمل شروع ہوا، جو 538 میں بائبل نبوت کے پانچویں بادشاہت کے طور پر پائائیت کے قائم کیے جانے پر منتج ہوا، اور پھر وہ بائبل نبوت کے پانچویں بادشاہت کے طور پر اس وقت تک حکمران رہی جب بارہ سو ساٹھ برس 1798 میں اختتام کو پہنچے۔ 508 سے 538 تک کے یہ تیس برس Thessalonians 2 میں پولس کے نزدیک "first" away first کے طور پر بھی ظاہر کیے گئے ہیں۔

2 تھسلونیکیوں میں موضوع بت پرست روم اور پاپائی روم کے باہمی تعلق کا ہے، جو بالترتیب نبوت کی چوتھی اور پانچویں سلطنتیں ہیں۔ تھسلونیکیوں کے اسی باب میں ولیم ملرنے دریافت کیا کہ دانی ایل کی کتاب میں "روزانہ" سے مراد بت پرست روم ہے، اور ملرنے مزید یہ بھی دریافت کیا کہ دانی ایل میں "روزانہ" کو ہمیشہ ویرانی کی مکروہ چیز یا ویرانی کی سرکشی کے ساتھ وابستہ کر کے پیش کیا گیا ہے۔ دانی ایل کی کتاب میں ویرانی کی مکروہ چیز اور ویرانی کی سرکشی اُس چیز کی نمائندگی کرتی ہیں جسے یوحنا مکاشفہ کی کتاب میں بالترتیب حیوان کی شبیہ اور حیوان کا نشان قرار دیتا ہے۔

ولیم ملرنے اپنی بیشتر—اگر سب نہیں—نبوتی تطبیقات کی بنیاد دو ویران کرنے والی قوتوں کی اپنی شناخت پر رکھی، جنہیں "روزانہ" (بت پرست روم) کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے، اور دوسری ویران کرنے والی قوت، جس کا اظہار دو طریقوں سے کیا گیا ہے: ویرانی کی سرکشی کے طور پر (کلیسیا اور ریاست کا اتحاد)، مکاشفہ میں—حیوان کے بت کے طور پر (پاپائی نبوتی ڈھانچہ)، اور ویرانی کی مکروہ چیز (سورج کی پرستش)، مکاشفہ میں—حیوان کے نشان کے طور پر۔ 2 تھسلونیکیوں میں پولس کی پیش کش سے ملرنے جو فہم اخذ کیا، وہ ملر کے لیے ایک بنیادی اساسی فہم تھا، اور ملر ایڈونٹسٹ ازم کی بنیادوں کی علامت ہے۔ پولس دعویٰ کرتا ہے کہ جو لوگ 2 تھسلونیکیوں کے دوسرے باب میں ظاہر کی گئی سچائی سے محبت نہیں رکھتے، وہی سخت گمراہی کو قبول کرتے ہیں۔

دانی ایل کی تین آیات (11-12:9) (11-12:9) میں آخری ایام کی علامتی تفہیم وقت کے اطلاق کو شامل نہیں کر سکتی، کیونکہ 22 اکتوبر 1844 کے بعد سے نبوتی وقت کا اطلاق اب معتبر نہیں رہا۔ 9/11 کی آیات تیس برس اور ایک ہزار دو سو ساٹھ برس کے دو جداگانہ ادوار کی نمائندگی کرتی ہیں۔ عدد چالیس اور عدد ایک ہزار دو سو ساٹھ دونوں نبوتی بیابان کی علامتیں ہیں، اور نبوتی طور پر ایک دوسرے کے قائم مقام ہیں۔ لہذا، ایک ہزار دو سو ساٹھ کو چالیس کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے، اور چالیس، چار سو کا عشر ہے۔ 9/11 کی آیات ابدی عہد کے عدد کی علامت ہیں، جیسا کہ چار سو (ابراہیم) کی نمائندگی میں، تیس (پولس) کے تعلق کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ 'بیابان' جس کی نمائندگی 'ایک ہزار دو سو ساٹھ' سے ہوتی ہے، 'چالیس' کے 'بیابان' کے مطابق ہے، اور چار، چار سو کا عشر ہے۔ تیس، تیس ہی ہے۔ چار سو تیس اس وقت حاصل ہوتا ہے جب عدد چار سو میں عدد تیس جمع کیا جائے، جس کی

نمائندگی حزقی ایل کے باب چار میں تین سو نوے میں عدد چالیس جمع کرنے سے کی گئی ہے۔

باب بارہ کی 9/11 آیات اس باب میں مذکور تین نبوتی ادوار کے درمیانی حصے کی نمائندگی کرتی ہیں، اور وہ ابدی عہد کی ایک علامت ہیں جو آخری ایام میں کھولی جاتی ہے۔ آخری ایام میں چار سو تیس کے مفہوم کا انکشاف حزقی ایل کے باب چار میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔

یہوداہ کے قبیلے کا شیر اب اُس آخری انتباہی پیغام کی مہر کھول رہا ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان کے وسیلہ سے حزقی ایل، یوحنا، دانی ایل اور یسعیاہ کے ساتھ نہایت مقدس مقام میں داخل ہو چکے ہیں۔ وہ سچائی اُن کے اُٹھائے جانے کے ساتھ منکشف ہوتی ہے جن کی نمائندگی نہ صرف اسرائیل کے جلاوطنوں کے طور پر کی گئی ہے، بلکہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کے جھنڈے کے طور پر بھی۔ وہ سچائی اُس عہد کے سیاق میں رکھی گئی ہے جس کی نمائندگی ابراہیم کے چار سو برس کرتے ہیں، اور اُس کے ساتھ اُس عہد کے تعلق میں بھی جس کی نمائندگی پولس کے تیس برس کرتے ہیں۔ وہ سچائی دانی ایل بارہ کی 9/11 آیات میں پیش کی گئی ہے، جو تین علامتی ادوار کے وسط کی نمائندگی کرتی ہیں، جنہیں میلریوں نے درست طور پر سمجھا تھا۔ وہ درمیانی 9/11 سچائی جو دانی ایل بارہ میں ہے مہر کی جا رہی ہے، حزقی ایل کے تین سو نوے دن اور چالیس دن میں ظاہر کی گئی ہے۔ یہ ایام حزقی ایل پر سترہویں یوبیل دور کے تیسویں سال میں کھولے جاتے ہیں، اور حزقی ایل، بطور کاہن، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی کہانت کی نمائندگی کرتا ہے جو تین آزمائشوں میں سے درمیانی آزمائش میں ہیں۔

حزقی ایل، بیکل کی آزمائش کے اندر ”پانچویں دن“ اور ”چوتھے مہینے“ میں نشان زد کیا گیا ہے، جو ملیری تاریخ میں اُن ساتویں مہینوں کے بالکل وسط (”درمیان“) کی علامت تھا جو 19 اپریل 1844 کی پہلی مایوسی سے شروع ہوئے اور اسی سال 22 اکتوبر پر اختتام پذیر ہوئے۔

”1844ء کے موسم گرما میں، اُس وقت کے درمیان جب پہلے یہ خیال کیا گیا تھا کہ 2300 دن ختم ہوں گے، اور اسی سال کے موسم خزاں کے درمیان، جس تک بعد میں معلوم ہوا کہ وہ ممتد تھے، یہ پیغام بعینہ کلام مقدس کے الفاظ میں منادی کیا گیا: ”دیکھو، دولہا آتا ہے!“ عظیم کشمکش، 398۔

21 جولائی 1844 سات مقدس مہینوں کے وسط میں واقع تھا، اور اس تاریخ کو سموئیل سنو بوسٹن ٹابرنیکل میں اپنی ”نیم شب کی پکار“ کا پیغام پیش کر رہا تھا۔ وہاں، پہلی مرتبہ ایک عوامی پیشکش میں، اُس نے ”کلام مقدس ہی کے الفاظ میں یہ اعلان کیا: ”دیکھو، دلہا آتا ہے!“ ہم اب علامتی طور پر بوسٹن ٹابرنیکل میں حزقی ایل کے ساتھ کھڑے ہیں، عین اس سے کچھ پہلے کہ نیم شب کی پکار کے پیغامبروں کا اُٹھایا جانا مدوجزر کی عظیم موج کی مانند آگے بڑھ نکلے۔ علم کو بلند کرنے کا نبوتی عمل، مکاشفہ کے نویں باب میں اسلام کی نبوتی لکیر میں ممثل کیا گیا ہے۔ حزقی ایل کا چوتھا باب دوسرا گواہ فراہم کرتا ہے اور تین سو اکانوے برس اور پندرہ دن کی اُس پیشین گوئی کا اختتام بھی، اور وہ یہ کام چوتھے باب میں کرتا ہے۔

ہم اگلے مضمون میں ان امور کو جاری رکھیں گے۔